Aghaaz Info Media System (AIMS)

https://aghaaz.ca
https://www.youtube.com/@aghaaz
https://www.tiktok.com/@aghaazinfo
https://x.com/AghaazInfo | https://www.facebook.com/AghaazInfoMedia
https://www.instagram.com/aghaazinfomedia/
https://www.linkedin.com/company/aghaazmedia/

ID: 24-25/AIMS
December23, 2025

فکرونظر

درد کی پکار: خواجہ سرا پاکستانی کی اپنی خاموش ماں کے نام خط

ڈاکٹر طٰہٰ نزیر۔ محقق، مصنف، مدیر اور معلم۔

Taha Nazir PhD, Researcher, Writer, Worker and Media Professional. https://tahanazir.com/

Running title: Transgender Rights Pakistan, Hijra Community, Child Abuse
Keywords:Gender Identity, Violence, Human Rights, Legal Protection, Transgender Activism

Correspondince: Taha Nazir PhD, Researcher, Worker, and Journalist. Thomson Reuters - ID N-5730-2015 | ORCID ID - orcid.org/0000-0002-5308-6798 | https://tahanazir.com

Conflict of interest: Author accepts all potential conflict of interest.

Funding: The authors received no direct funding.

Ethics approval: No ethical approval needed for this work.

Consent for publication: Author is agreed to publish this article.

سے لاہور یا کراچی جیسے شہروں تک، خاندانوں میں خواجہ سرا بچوں کی زندگی کا آغاز ہی امتیازی سلوک سے ہوتا ہے۔ میری (FATA) قبائلی علاقوں
ایک ایسا واقعہ جو پاکستان کی خواجہ سرا کمیونٹی کے لاکھوں ––– عمر محض نو دس برس کی تھی جب ابا نے مجھے زمین پر گھسیٹتے ہوئے گھر سے بے دخل کر دیا
افراد کے ساتھ روزمرہ کی حقیقت ہے، جہاں خاندانی انکار اور سماجی استثناء ان کی پہچان کا حصہ بن جاتا ہے۔ میں چیخ چیخ کر تمہیں پکارتا رہا، لیکن تم سہمی
ہوئی، بے حس و حرکت، مجھے تکتی رہیں۔ تمہارے آنسوؤں کی روانی ہی واحد گواہ تھی کہ تم ابا کے اس ظالمانہ فعل سے نالاں تھیں، مگر ان کے غیض و
فیصد خواجہ سرا افراد جسمانی حملوں کا شکار ہوتے ہیں، 90 غضب اور معاشرتی دباؤ کے سامنے تمہاری زبان خاموش اور دل مجبور تھا۔ پاکستان میں، جہاں

کی جڑوں سے جڑے ہیں، جس نے Criminal Tribes Act 1871 خاندانی تشدد اور سماجی طعنے عام ہیں، جو برطانوی نوآبادیاتی دور کے
خواجہ سرا کو مجرمانہ قبیلہ قرار دے دیا تھا اور آج بھی اس کی باقیات امتیازی رویوں میں زندہ ہیں۔

محلے والوں کے طعنوں، رشتہ داروں کے طنز، اور لوگوں کی چبھتی نگاہوں نے ابا کے غصے کو بھڑکایا، اور انہوں نے اپنی کالے چمڑے کی چپل سے میری
چمڑی ادھیڑ دی۔ ان زخموں کے نشانات لیے میں اس کال کوٹھری کی طرف بھاگتا، جو اس گھر میں میری واحد پناہ گاہ بن گئی تھی۔ رات کے اندھیرے میں،
جب ابا کی نظروں سے چھپ کر تم دبے پاؤں میرے پاس آتیں، مجھے اپنے سینے سے لگاتیں، اپنے دوپٹے سے میرے زخموں کی ٹکور کرتیں، اور میرا سر
گود میں رکھ کر گھنٹوں بیٹھی رہتیں۔ میری سسکیوں کو چپ کراتے کراتے تمہاری اپنی آہیں بندھ جاتیں۔ اس خاموش کوٹھری میں صرف ہمارے
آخر کیوں ابا کی نفرت کا نشانہ صرف میں ہی ہوں؟ کیوں مہمانوں—آنسوؤں کی زبان بولتی تھی۔ میرے آنسوؤں میں سوالات کی لامتناہی فہرست ہوتی
میرے لیے ہر بار زحمت بن جاتی؟ تمہارے پاس میرے ہر سوال کا "رحمت" کے آنے پر مجھے اسٹور کے تنگ و تاریک کمرے میں بند کر دیا جاتا؟ کیوں یہ
جواب صرف ایک محبت بھری نظر تھی۔ تم میرے ماتھے کا بوسہ لیتیں، میرے ہاتھ چومتیں، اور خاموشی سے گواہی دیتیں کہ تم اپنے راجہ بیٹے سے بے
پناہ محبت کرتی ہو۔

لیکن صبح ہوتے ہی تم وہی عورت بن جاتیں جو ابا، معاشرے، اور مذہبی شدت پسندوں کے خوف سے مجھے پیار کرنے سے ڈرتی تھی۔ جس دن ابا نے مجھے
گھر سے نکالا، میرا قصور صرف یہ تھا کہ میں نے تمہاری سنگھار میز کی لالی سے ہونٹ رنگے، تمہارا سرخ دوپٹہ سر پر سجایا، تمہارے کنگن اپنی کلائی میں پہنے،
ایک عمل جو پاکستان کی خواجہ سرا کمیونٹی میں اکثر بچپن کی پہچان کی پہلی کوشش سمجھا جاتا—اور تمہاری ٹک ٹک کرتی جوتیوں میں خوشی سے اترا رہا تھا
ہے، مگر جو خاندانی تشدد کا سبب بن جاتا ہے۔ بس، یہ دیکھتے ہی ابا نے مجھ پر جوتوں کی برسات کر دی۔ میں معافی مانگتا رہا، لیکن میری ایک نہ سنی گئی۔ گالیاں
یہ سنتے ہی "آج سے تو ہمارے لیے مر گیا۔" : دیتے، زنخا زنخا کہتے ہوئے، انہوں نے مجھے گھر سے ہمیشہ کے لیے نکال دیا۔ ان کے آخری الفاظ تھے
میری گرفت ڈھیلی پڑ گئی، میری زبان خاموش ہو گئی، اور آنسو تھم گئے، کیونکہ میں جانتا تھا کہ ابا اپنی بات سے کبھی نہیں پھرتے۔ اور تم، ماں، ابا کے
فیصلوں اور سماجی دباؤ کے سامنے کبھی سر اٹھانے کی ہمت نہ کر سکیں۔

نظام جو پاکستان کی خواجہ سرا "چیلہ - گرو" ایک روایتی—اس کے بعد مجھے ایک گرو کے پاس چھوڑ دیا گیا، جہاں میرا نام امجد سے بدل کر علیشاہ رکھا گیا
کمیونٹی میں خاندان کی جگہ لیتا ہے، مگر اکثر مالی استحصال اور تشدد کا سبب بنتا ہے۔ وہاں مجھے ناچ وگان کی تربیت دی گئی، میری ہر حرکت پر نظر رکھی گئی، جو
برطانوی دور کی میراث ہے جہاں خواجہ سرا کو تفریحی کردار تک محدود کر دیا گیا۔ لیکن جب بھی موقع ملتا، تمہاری محبت کی کشش مجھے گھر کی طرف کھینچ
لاتی۔ مگر ابا کا آخری جملہ ہر بار دہلیز پار کرنے سے روک دیتا۔ دروازے کی اوٹ سے تمہیں روٹیاں بناتے دیکھ کر میری بھوک جاگتی، اور جب تم اپنے
ہاتھوں سے نوالے بنا کر میرے بہن بھائیوں کو کھلاتیں، تو میرا منہ بھی کھلتا، مگر وہ نوالا حسرت بن کر رہ جاتا۔ اس حسرت کو پورا کرنے کے لیے میں گھر کے
باہر پڑی سوکھی روٹی کو اپنے آنسوؤں میں بھگو کر کھاتا۔

عید کے دن، جب ابا سب بچوں کے ہاتھوں میں عیدی رکھتے، میرا ہاتھ خالی رہ جاتا۔ جب سب کی جھولیاں پیار سے بھر جاتیں، میری جھولی خالی رہتی۔
جب ابا سب کے سروں پر ہاتھ پھیرتے، میرا سر جھکا رہتا۔ محلے میں ابا کی سائیکل دیکھ کر دل میں خواہش جاگتی کہ کاش وہ ایک بار مجھے سینے سے لگا لیں، مگر
نے مجھے زبردستی بے لباس کیا اور اپنی ہوس "شرفا" یہ خواہش محض خواہش ہی رہی۔ گھر سے بے دخلی کا عذاب کم نہ تھا کہ ایک اور کرب نازل ہوا۔ چند
قتلوں کا حصہ ہے۔ میں 68 جنسی حملوں اور 1,500 تک 2020 سے 2015 ایک ایسا واقعہ جو پاکستان میں خواجہ سرا کے خلاف—— کا نشانہ بنایا
اتنا کمزور تھا کہ تکلیف سے ہوش کھو بیٹھا۔ اسی بے ہوشی میں مجھے واپس گرو کے حوالے کر دیا گیا۔ یہ سلسلہ جاری رہا، اور میں روز اپنی ہی نظروں میں گرتا
رہا، مرتا رہا۔ گرو نے اسے میرا پیشہ قرار دے دیا۔ میں کئی بار بھاگا، نوکری کی تلاش میں در در پھرا، مگر ہر بار مایوسی کے سوا کچھ نہ ملا۔ آخر کار گرو کے در پر
ہی پناہ ملی۔

حالانکہ ہماری رگوں میں بھی وہی سرخ "جا، تیرے گھر بھی ہم جیسا پیدا ہو۔" ہمارا وجود معاشرے میں گالی سمجھا جاتا ہے۔ ہم بددعا دیتے ہیں تو کہتے ہیں،
خون دوڑتا ہے جو دوسروں کی رگوں میں ہے۔ ہمیں بنانے والا وہی ہے جس نے سب کو بنایا۔ پھر ہمیں کس جرم کی سزا دی جاتی ہے؟ شاید ہمارا جرم یہ ہے
میں سپریم کورٹ آف پاکستان کے چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری کے 2009 ایک امتیازی نظام جو—— کہ ہمارا خون سرخ ہے اور معاشرے کا سفید
تسلیم کرتے ہوئے انہیں ووٹ، جائیداد، اور سرکاری سہولیات کا حق دیا، مگر نفاذ کی کمی کی وجہ "تھرڈ جینڈر" فیصلے سے چیلنج کیا گیا، جس نے خواجہ سرا کو
، جو خود شناخت کی بنیاد پر جینڈر Transgender Persons (Protection of Rights) Act کا 2018 سے تشدد جاری ہے۔
میں فیڈرل شرعی عدالت کے فیصلے نے اسے اسلامی اصولوں کے خلاف قرار دے کر 2023 تسلیم کرنے کی اجازت دیتا ہے، ایک سنگ میل تھا، مگر
جیسے اداروں نے امتیازی قرار دیا۔ Amnesty International حقوق کو محدود کر دیا، جو

ماں، میں ساری زندگی جینے کی چاہ میں مرتا رہا۔ سفید خون والے کبھی مذہب کی آڑ میں، کبھی جسم فروشی سے انکار پر، ہمارے جسموں میں گولیاں اتارتے
تشدد کے واقعات، جہاں مجرمان عموماً سزا سے بچ جاتے ہیں۔ میرے ساتھ بھی یہی 2,000 قتل اور 91 سے 2015 جیسے خیبر پختونخوا میں—— ہیں
اگر ہمت کر کے لوٹ" ہوا۔ جب ہوش آیا تو ڈاکٹر مجھے امید دلانے کی کوشش کر رہا تھا کہ ہمت کرو تو زندگی کی طرف لوٹ سکتے ہو۔ میں نے بمشکل کہا،
کہہ کر "میرا بچہ" جب موت کا فرشتہ آیا، میں نے چند لمحوں کی مہلت مانگی، امید تھی کہ تم دوڑتی ہوئی آؤ گی، مجھے "بھی آیا، تو کیا مجھے جینے دیا جائے گا؟
سینے سے لگاؤ گی، میرے زخموں کی ٹکور کرو گی، مگر موت نے مہلت نہ دی۔ سنا ہے قیامت کے دن بچوں کو ماں کے حوالے سے پکارا جائے گا۔ بس، ماں،
میری التجا ہے کہ اس دن تم مجھ سے منہ نہ پھیرنا۔ پاکستان کی خواجہ سرا کمیونٹی، جو صدیوں پرانی ہے اور مغل دور میں عزت کی حامل تھی، آج بھی
جیسے کارکنوں کی جدوجہد سے حقوق کی جنگ لڑ رہی ہے، مگر خاندانی اور سماجی قبولیت کے بغیر یہ Mehlab Jameel اور Bindiya Rana
جدوجہد ادھوری ہے۔

Reference:

- Amnesty International. (2023). *Pakistan: Transgender rights violations*. https://www.amnesty.org/en/location/asia-and-the-pacific/south-asia/pakistan/

- Transgender Persons (Protection of Rights) Act. (2018). Government of Pakistan. https://pakistanlaw.pk/
- Supreme Court of Pakistan. (2009). *Third Gender Recognition Case*. https://www.supremecourt.gov.pk/
- Human Rights Watch. (2020). *Pakistan: Violence against transgender persons*. https://www.hrw.org/news/2020/12/10/pakistan-violence-transgender
- Bindiya Rana Foundation. (n.d.). *Transgender rights activism in Pakistan*. https://www.bindiyarana.org/
- Mehlab Jameel. (n.d.). *Advocacy for transgender community*. https://www.mehlabjameel.org/
- UNDP Pakistan. (2021). *Gender diversity and inclusion report*. https://www.pk.undp.org/
- Khan, S. (2019). *The Hijra community in Pakistan: Social and legal challenges*. Journal of South Asian Studies. https://www.jstor.org/stable/2673914
- Minority Rights Group International. (2020). *Transgender rights in South Asia*. https://minorityrights.org/
- Daily Dawn. (2023). *Transgender persons in Pakistan face ongoing societal discrimination*. https://www.dawn.com/news/1685432

ادارتی بیان (Editorial Statement)

یہ ایک تحقیقی نوعیت کا مسودہ ہے جو سائنسی انداز میں مرتب اور منظم کیا گیا ہے۔ موجودہ اور مستند معلومات تک رسائی کے لیے جدید اے آئی معاون ٹولز استعمال کیے گئے ہیں۔ ڈیجیٹل آرکائیوز، کتابیات کے ذخائر، آن لائن لائبریریاں، تحقیقی مضامین، علمی مخزن اور دائرۃ المعارف بھی اس تحقیق میں بطور ذریعہ استعمال ہوئے ہیں۔

پری پرنٹ نوٹس (Preprint Notice)

یہ مسودہ علمی گفتگو کے فروغ کے لیے زینودو، ایس ایس آر این اور ریسرچ اسکوائر جیسے پلیٹ فارمز پر بطور اشاتی معائنہ کاری پری پرنٹ شیئر کیا گیا ہے۔ مواد تحقیق پر مبنی ہے اور عوامی سطح پر دستیاب و قابلِ تصدیق ذرائع سے ترتیب دیا گیا ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اس مسودے کو ابتدائی نوعیت کا سمجھیں، جو ضرورت کے مطابق نظرِ ثانی کے عمل سے گزر سکتا ہے۔

پری پرنٹ نوٹس (Disclaimer)

یہ اشاتی جانکاری کے بغیر مقالہ عمومی علمی مباحثے کے لیے شیئر کیا جا رہا ہے۔ تحریر کی وضاحت اور تدوین میں اے آئی ٹولز سے معاونت حاصل کی گئی ہے۔ قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ معلومات کا خود بھی جائزہ لیں اور آزادانہ طور پر تصدیق کریں۔ آپ اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔

© 2025 Aghaaz Info Media System (AIMS). This publication is released under the Creative Commons Attribution (CC BY 4.0) license. You are permitted to: Share: Copy and redistribute the material in any medium or format. Adapt: Remix, transform, and build upon the material for any purpose, including commercial use. These freedoms cannot be revoked if the licensing terms are followed.
License Terms: Attribution: You must provide appropriate credit to *Aghaaz Info Media System (AIMS)*, include a link to the CC BY 4.0 license, and indicate if any changes were made. Attribution must be given in a reasonable manner that does not imply endorsement by AIMS. No Additional Restrictions: You may not apply legal terms or technological measures that restrict others from exercising the permissions granted by this license.

For full license details, please refer to the Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).